تفسیر معارف القرآن (کاندھلویؒ) اور تفسیر ضیآء القرآن (الازہریؒ) کی روشنی میں غزوہ احزاب کے مباحث کا تحقیقی جائزہ

A Research View of the Contents of the Battle of Ahzaab in the Light of Tafseer Ma'arif ul Quran (Kandhilwi) and Tafseer Zia ul Quran (Al-Azhari)

زر گل[i] ڈاکٹر جانس خان[ii]

ABSTRACT

Tafseer Marif-ul-Quran and Tafseer Zia-ul-Quran are contemporary interpretations of the Holy Quran. Their writeres have mentioned the events in their books on the basis of their intellectual ability. Some of the events of the life of the Holy Prophet (SAW) are mentioned in the Holy Qur'an. The Battle of Ahzaab took place against the Jews of Madina. Three of their tribes Banu Quraiza, Banu Nazeer and Banu Qeenqa'a were living in Madina for a long time. According to some of the historical narrations; they transferred from Palestine to Madina as their scholars said that the last Prophet (SAW) will come here. But after the Prophet Muhammad (SAW) came in the family of Ismail instead of Ishaaq, they started enmity with him and they never missed a chance to overpower Islam. Here in Madina, they always involved in conspiracies against Islam and Muslims and especially the Prophet Muhammad (SAW). In the Battle of Khandaq (the muslims dug a trench around the city of Madina for defense, due to their less number against the enemies), the Jews helped the enemies of the Muslims and tried to put them in trouble. Soon after the victory of Muslims in the Battle of Khandaq, Allah ordered the Muslims to fight against the Jews and expel them from the city of Madina.

The event of Ahzaab is discussed in details by different interpreters of the Holy Quran. This research paper discusses this event in the light of two interpreters i.e; Maulana Muhammad Idrees Kandahlawi (D:1974) who leads the Deoband school of thought and Pir Karam Shah Al-Azhari (D:1998) who leads the Baralvi school of thought. Here a research and a comparative analysis is presented so that the common and different views of them come before us.

Key words: Battle of Ahzaab, Seerah, Tafseer, Deoband, Baralvi

قرآن مجید مختلف علوم کا منبع ہے اور تا قیامت انسانوں کے فیض کا ذریعہ ہے۔ قرآن مجید سے مختلف علوم ومفاہیم انسانی طاقت کے مطابق اخذ کرنے کو "تفسیر "اور اس کام کے کرنے والے کو "مفسر" کہا جاتا ہے۔ ہر دور میں مختلف مفسرین نے اپنی اپنی تفاسیر میں فقہی مسائل، احادیث، اعتقادات اور واقعاتِ سیرت وغیرہ پر بحث کی ہے۔ جنوبی ایشیا میں دو بڑے مکاتب فکر کے علماء نے بھی ان تفاسیر میں اپنا حصہ ڈالا۔ مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ (م:1974ء) دیوبند مکتبہ فکر کے اپنے حلقہ احباب میں ایک اعلیٰ علمی مقام رکھتے ہیں دیگر موضوعات پر لکھنے کے علاوہ انہوں نے "تفسیر معارف القرآن" کے نام سے ایک علمی تفسیر لکھی۔ بریلوی مکتبہ فکر کے علماء میں سے جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ (م:1998ء) ایک علمی مقام رکھتے ہیں، انہوں نے "تفسیر ضیآء القرآن" لکھی۔ دونوں مفسرین نے غزوہ احزاب سے متعلق مباحث کو اپنی تفاسیر

---

i۔ پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ مالاکنڈ۔

ii۔ اسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ مالاکنڈ۔

میں تفصیلاً ذکر کیا۔ زیرِ نظر مضمون میں غزوہ احزاب کا پس منظر، واقعات اور نتائج کے متعلق دونوں مفسرین کے مباحث اور ان کا تقابلی جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

تفسیر معارف القرآن کی روشنی میں غزوہ احزاب کے مباحث:

منافقین اور کفار کے سوالات کے جوابات دینا:

غزوہ احزاب کے بارے میں مولانا ادریسؒ نے اپنی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ غزوہ احزاب کا مقصد منافقین و مخالفین کی طعنوں کا جواب دینا مقصود ہے۔ ان پر رسول اللہ ﷺ کا مقام اور مرتبہ ظاہر کرنا ہے کہ محمد ﷺ اللہ کے نبی اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد ان کے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی اور رسول کی دشمنوں کے مقابلہ میں کس طرح مدد کرتے ہیں؟ نیز اس غزوہ میں جو واقعات پیش آئے ان سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اللہ سے ڈرنے والے کسی سے خوف زدہ نہیں ہوتے لہذا اس غزوہ میں اللہ تعالیٰ نے غیبی طور پر رسول اللہ ﷺ کو غلبہ اور کامیابی دی۔ جس سے اللہ کے نبی ﷺ اور صحابہؓ کی پریشانی دور ہوئی اور کافروں کی اس قول کا وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ([1]) کا جواب بھی دیا گیا۔

غزوہ احزاب سے محمد ﷺ کی رسالت و نبوت ثابت ہونا:

غزوہ احزاب کے تمام واقعات محمد ﷺ کی رسالت اور نبوت پر دلیل طور پر وارد ہوئے ہیں کیونکہ ان کے ذریعے منافقین کا امتیاز ظاہر ہوا۔ منافقین کا کذب اور نفاق ظاہر ہوا۔ محمد ﷺ کے صادقین کی صداقت اور استقامت ظاہر ہوئی اور خبیث اور طیب کی تمیز قرآن مجید نے واضح کی۔ مختلف فرقے متحد ہو کر مدینہ پر حملہ آور ہوئے تھے، اس غزوہ میں اللہ پاک نے انہیں اپنی قہر سے بغیر قتال کے بھگا دیا۔ یہ بھی آپ ﷺ کی نبوت پر واضح دلیل ہے۔

غزوہ احزاب کے واقعات کا خلاصہ ذکر کرنا:

مولانا ادریسؒ نے خلاصہ اس طرح ذکر کیا ہے کہ ہجرت کے چوتھے یا پانچویں سال جب بنی نضیر مدینہ سے نکالے گئے تو خیبر کے علاقے میں آباد ہوئے جو یہود کا گھڑ تھا اور وہاں ان کے قلعے، باغات وغیرہ تھیں اور مسلمانوں نے اسے (بعد میں) سات ہجری میں فتح کیا۔ یہود کو جب جنگ کی اطلاع ملی تو عرب قبائل میں گھوم پھر کر تمام قبائل کو مدینہ پر مشترکہ حملہ کرنے کی دعوت دی کہ ایسی صورت میں وہ ضرور کامیاب ہوں گے باوجود اس کے کہ انہوں نے مسلمانوں سے معاہدہ کیا تھا مگر اس کی بھی پرواہ نہ کی۔ بنو نضیر اور دیگر یہودیوں نے ابوسفیان کی قیادت میں دس بارہ ہزار کی لشکر لے کر اچانک مدینہ پر حملہ کیا اور چاروں طرف سے مدینہ کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمانوں نے اتنی بڑی تعداد فوج کو دیکھا تو پریشان ہوئے۔ آپ ﷺ نے فوراً صحابہ کرامؓ سے مشورہ طلب کیا۔ مدینہ تین اطراف سے گھرا ہوا تھا جبکہ ایک طرف سے دشمن کا خطرہ تھا لہذا سلمان فارسیؓ کے مشورہ سے نے مدینہ کے گرد خندق کھودنے کا فیصلہ ہوا۔ رسول اللہؐ نے صحابہ کرام کے ساتھ مل کر خندق کھودی۔ ایک ماہ تک مدینہ کا محاصرہ رہا۔ دوونں افواج آمنے سامنے تھیں لیکن خندق کی وجہ سے کھل کر حملہ نہ ہو سکا۔ بعض مقامات پر اکا دکا حملے ہوئے جس کا مسلمانوں نے دفاع کیا۔ دور دور سے تیر اندازی ہوتی رہی۔ مسلمان سخت آزمائش میں تھے کیونکہ ہر طرف دشمن تھا اور خوراک کا سامان بھی ختم ہونے کے قریب تھا۔ پھر اللہ پاک کی غیبی نصرت آئی۔ رات کو سخت طوفان آئی جس سے کفار کے خیمے اکھڑ گئے اور ریت اڑ کر انکے منہ پر لگنے لگی اور ان کے تمام چولہے بجھ گئے۔ اس سے کفار کے لشکر میں بھگڈر مچ گئی اور ہر طرف سے یہ آواز آنے لگی اٹھو، چلو۔ سردی اور ٹھنڈی، تیز ہوا اور رات کی تاریکی کی وجہ سے رہنا مشکل ہو گیا اور کفار بے اختیار کہنے لگے کہ واللہ! محمد ﷺ نے تم پر جادو کر دیا۔ آخر میں کفار کے سردار ابوسفیان نے واپسی کا اعلان کیا۔ جب صبح ہوئی تو سارا مدینہ کفار سے خالی ہو چکا تھا اور اس غیبی امداد سے مسلمانوں کی پریشانی ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہ تم جو کہتے تھے مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ

صَادِقِینَ ([2])۔ اللہ پاک صادقین کو اسی طرح کامیابی اور غلبہ اور کاذبین کو اس طرح ذلیل کر کے بھگاتا ہے لہذا اللہ پاک نے تذکیر نعمت سے اس واقعہ کا آغاز کر کے فرمایا: کہ اے ایمان والو! تم اس نازک وقت میں اپنے اوپر اللہ کا انعام یاد کرو کہ اس نے بغیر قتال ہی کے تم کو کافروں پر فتح دیا اور کافروں کو باوجود پورے سازو سامان کے ذلت کے ساتھ میدان جنگ سے بھگایا۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ایسا انعام ایسے ہی لوگوں پر ہوتا ہے جو اللہ پر یقین رکھتے ہوں اور اپنے وعدوں پر سچے ہوں اور منافقین کے کہنے پر نہ چلتے ہوں اور صرف اللہ سے ڈرتے ہوں اور اسی کے حکم پر چلتے ہوں جس وقت کہ دشمنوں کے لشکر اور ان کی فوجیں تمہارے سر پر آپہنچیں۔ قریش مکہ اور غطفان، کنانہ، بنو قریظہ اور بنو نضیر کی تمام جماعتیں متفقہ طور پر تم پر آچڑھیں تو ہم نے اسلام کے دشمنوں پر ایک تیز ہوا بھیجی جس سے ان کے آگ بجھ گئیں اور فوراً مدینہ سے نکل گئے ([3])۔

بنی نضیر کی جلاوطنی کی تفصیلات:

مولانا ادریسؒ نے ان آیات کے ذیل میں بنی نضیر کی جلاوطنی کی تفصیلات بیان نہیں کیں، بس صرف اس پر اکتفا کیا ہے کہ اس کی وضاحت سورۃ الحشر میں ہیں۔

حضرت حذیفہؓ کی روایت:

مولانا ادریسؒ نے اس آیت کے ذیل میں حضرت حذیفہؓ کا قول ذکر کیا ہے کہ وإذا الريح في عسكرهم ما تجاوز شبراً ([4])۔ جس کا یہ اثر ہوا کہ کفار کے لشکر میں سراسیمگی پھیل گئی۔ جس سے نوبت یہاں تک پہنچی کہ سرداران قبائل اپنے اپنے قبیلے سے کہنے لگے کہ چلو، بھاگو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے تم پر جادو کیا ہے۔ اب تم یہاں نہیں ٹھہر سکتے لہٰذا کوچ کر جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو خوب دیکھنے والا تھا کہ آندھی سے دشمنوں کو ہلاک کیا اور مسلمانوں کو محفوظ رکھا لہٰذا اے مسلمانو! تم اللہ پاک کی اس نعمت کا شکر ادا کرو۔ یہ واقعہ اس وقت ہوا تھا کہ جب کافروں کی مختلف گروہ ہر طرف (اوپر اور نیچے) سے تم پر چڑھ آئیں یعنی کوئی گروہ مدینہ کی اونچی جانب سے آیا اور کوئی نیچی جانب سے اور ہر جانب سے تم کو محاصرہ میں لیا اور جب کہ ان کی کثرت کو دیکھ کر دہشت کے مارے تمہاری آنکھیں پتھرا گئیں اور ڈر اور خوف کی وجہ سے دل حلق تک آ گئے اور قریب تھا کہ نکل پڑے۔ اس وقت تم اللہ تعالیٰ کے متعلق مختلف گمان کرنے لگے۔ ایمان والوں کا یہ خیال تھا کہ اللہ پاک لشکر اسلام کو ضرور فتح دے گا اور منافقوں کا گمان تھا کہ اب اسلام اور مسلمان ختم ہو جائیں گے۔ ایسے شدید وقت میں اہل ایمان کا امتحان لیا گیا تاکہ ثابت قدم اور متزلزل اور صادق اور منافق ایک دوسرے سے الگ ہو جائے۔

غزوہ احزاب کی حکمت ذکر کرنا:

غزوہ احزاب کی حکمت یہ ہے کہ اس غزوہ کے ذریعے اللہ پاک نے صادقین کو ان کے صدق اور اخلاص کی جزادی اور منافقوں اور جھوٹوں کو عذاب دی۔ اگر منافقین اپنی نفاق پر بغیر توبہ کے مریں یا ان کو توبہ کی توفیق دے یا اگر اللہ چاہے تو ان کی مغفرت کرے۔ یہ سب لوگ اللہ کی زیرِ مشیت ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرتا ہے جس کو توبہ کی توفیق دے۔ اس طرح اس غزوہ میں آپ ﷺ کے ساتھ ہر مقام پر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور امداد تھی جو اللہ کے رسول ہونے کی واضح دلیل ہے۔

غزوہ احزاب کا نتیجہ:

مولانا ادریسؒ نے اس غزوہ کا یہ نتیجہ ذکر کیا ہے کہ بیس پچیس دن بعد ان تمام کفار جماعتوں کو جو مدینہ پر حملہ کر کے آئے تھے، اللہ پاک نے انہیں غصہ سمیت بے مراد واپس لوٹایا اور دل کی بھڑاس نہ نکال سکے اور انہیں کسی طرح خیر نہ پہنچ سکا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ساتھ جنگ و قتال کئے بغیر ہی مدینہ سے نکال دیا اور قرآن مجید کی آیت: وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ ([5]) میں بھی اشارہ ہے کہ مسلمانوں اور قریش کے مابین لڑائی ختم

ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب سے واپسی پر فرمایا: نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا([6]) اب ہم مشرکین عرب پر چڑھائی کریں گے اور انپر ہمیشہ ہمارا غلبہ ہو گا، ان کے غلبے کا وقت ختم ہوا جس طرح بعد میں رسول اللہ ﷺ نے ان پر حملہ کر کے مکہ کو فتح کیا۔

غزوہ احزاب تفسیر ضیاء القرآن کی روشنی میں:

غزوہ احزاب کا پس منظر:

پیر کرم شاہ الازہریؒ نے غزوہ احزاب کا پس منظر اس طرح ذکر کیا کہ مدینہ میں یہود کے دو قبیلے بنی نضیر اور بنی قریظہ رہائش پذیر تھے۔ مدینہ کی طرف جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کی تو ان دونوں قبیلوں نے دوستی کا معاہدہ کیا لیکن پھر بھی ان کے دلوں میں اسلام سے عداوت موجود تھی۔ اس لیے وہ اس تلاش میں رہتے کہ کب وہ اپنی اس باطنی خباثت کا مظاہرہ کر سکیں گے۔

بنی نضیر کی جلاوطنی کی تفصیل:

الازہریؒ نے بنی نضیر کی جلاوطنی کی تفصیل یہ بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کو مدینےسے نکلنے کا حکم دیا۔ عبد اللہ بن ابی قبیلہ بنی نضیر کے پاس گیا اور کہا کہ ہماری مدد تمہارے ساتھ ہے اس لیے اپنے گھروں میں ڈٹے رہو، جنگ کی صورت میں وہ اپنی جمعیت کے ساتھ مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کریں گے۔ اور یقین دلایا کہ دوسرے قبائل بھی ان کی مدد کے لیے مدینہ پر حملہ کرینگے۔ لہذا بنی نضیر نے اپنے گھروں کو چھوڑنے سے انکار کیا۔ آپ ﷺ نے مہلت کی وقت ختم ہوتے ہی ان کا محاصرہ کر لیا۔ عبد اللہ بن ابی اپنے گھر میں محصور رہا۔ کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ ان کے ساتھ کھڑا ہو کر مسلمانوں کا مقابلہ کرے۔ جب بنی نضیر نے حالات کو اپنی توقع کے خلاف پایا تو انہوں نے مدینہ چھوڑنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ انہیں اجازت دی گئی کہ تین آدمی ایک اونٹ پر جتنا سامان لاد سکتے ہیں، لے جا سکتے ہیں۔ بنی نضیر جلاوطنی کے بعد کچھ وادی القریٰ اور کچھ خیبر میں آباد ہو گئے۔

جلاوطنی کے بعد اسلام کے خلاف سازشیں:

جلاوطنی کے بعد بنی نضیر نے اسلام کے خلاف سازشیں شروع کر دیں۔ ان کا ایک وفد مکہ گیا اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف قریش کو لڑنے پر اکسایا۔ ان کو یقین دلایا کہ لڑائی میں وہ ان کا ساتھ دیں گے۔ قریش نے پوچھا۔ اے یہود کے علماء! تم اہل کتاب ہو اور علم میں تمہارا مرتبہ بلند ہے، آپ ہمیں یہ بتائیں کہ محمد ﷺ حق پر ہیں یا ہم؟ یہودیوں نے کہا: تم محمد ﷺ سے کہیں زیادہ حق پر ہو۔ اہل مکہ اسجواب پر خوش ہو کر معاہدہ میں شریک ہوئے اور اسلام کو ختم کرنے کا ارادہ کر لیا۔ یہ وفد ابو سفیان کے پاس گیا تو اس نے بہت اچھا خیر مقدم کیا اور کہا: جو لوگ رسول اللہ ﷺ سے دشمنی کرتے ہیں، ہم ان کو اعلیٰ مقام دیتے ہیں۔ یہودیوں نے جب یہ باتیں سنی تو کہا: قریش میں سے پچاس سردار بمعہ آپ منتخب کرو، ہم سب جا کر خانہ کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر اس کے سائے میں وعدہ کریں گے کہ جب تک ہم میں سے ایک بھی شخص زندہ ہے، رسول اللہ ﷺ کے خلاف لڑینگے۔ اس لیے قریش کے پچاس سرداروں اور یہودیوں کے اس وفد نے کعبہ کے غلاف کو پکڑ کر اسلام کو ختم کرنے کا معاہدہ کیا([7])۔ اس کے بعد انھوں نے بنی غطفانسے ملاقات کی اور ان کو محمد ﷺ کے خلاف اکسایا اور لالچ دی کہ ہمارا ساتھ دینے پر ہم اس سال خیبر کے باغات کی کھجوروں کا سارا پھل آپ کو دیں گے۔ اس لئے بنی غطفان نے اپنے دوست قبائل بنی اسد، بنی مرہ اور اشجع کو بھی لڑائیکی دعوت دی جنہوں نے قبول کیا۔ اس طرح یہ دس بارہ ہزار کا فوج حملہ کرنے کی نیت سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئی۔ عرب کے سرزمین پر پہلی مرتبہ مختلف قبائل کا اتنا بڑا لشکر جمع ہوا۔

رسول اللہ ﷺ کی مشاورت:

رسول اللہ ﷺ دشمنوں کی سازشوں سے باخبر تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ لینے کے لئے جمع کی اور انہیں صورتحال سے آگاہ کیا کہ اتنے بڑے لشکر کا مقابلہ کیسے کیا جائے کیونکہ اس شہر مدینہ میں بھی ہمارے مخالفین بھی موجود ہیں۔ مدینہ تین اطراف سے پہاڑوں میں گھرا ہوا تھا تاہم ایک طرف سے حملے کا خطرہ تھا۔ سلمان فارسیؓ نے مشورہ دیا کہ ہمارے ہاں ایسی صورت میں خندق کھود کر دشمن سے حفاظت کی جاتی ہے لہذا مدینہ کے ارد گرد خندق کھودنے پر فیصلہ ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ سے مل کر خندق کھودی۔

صحیح روایت نقل کرنا:

الازہریؒ نے یہاں امام بخاریؒ سے انسؓ کی ایک روایت ([8]) نقل کی ہے کہ سردی کا موسم تھا۔ صحابہؓ بھوک کی وجہ سے کمزور اور تھکاوٹ سے چور تھے لیکن پھر بھی اپنے قائد کے ارشاد کی تعمیل میں مصروف عمل تھے۔ رسول اللہ ﷺ آئے، صحابہ کو دیکھ کر فرمایا: ان العیش عیش الآخرہ([9]) ترجمہ: زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ میرے پروردگار مہاجرین اور انصار کو معاف کر دے اور انہیں بخش دے۔ جب صحابہؓ نے اپنے حق میں یہ دعائیں سنی تو جواب میں یہ شعر کہنے لگے کہ: نحن الذین بایعوا محمدا([10]) اس شعر کا مفہوم ہے کہ ہم منزل عشق اور محبت کے وہ مسافر ہیں جنہوں نے اپنے مرشد اور ہادی کے ہاتھ بیعت کی ہے کہ جب تک ہم زندہ رہیں گے کلمہ حق کو بلند کرنے کے لیے جہاد میں مصروف رہیں گے۔

عبد اللہ بن رواحہؓ کے اشعار:

الازہریؒ نے لکھاہے کہ رسول اللہؐ نے اس جنگ میں عبد اللہ بن رواحہؓ کے ذیل کے اشعار کو شیریں آواز میں پڑھتے: اللھم لولا أنت ما اھتدینا([11]) ترجمہ: اے اللہ! اگر تیری مہربانی نہ ہوتی تو ہم ہدایت پر نہ ہوتے۔ نہ ہم زکوۃ دیتے اور نہ ہمیں نماز کی توفیق ملتی۔ اے اللہ! ہم پر سکون اور اطمینان نازل کر اور اگر دشمن سے مقابلے کے وقت ہمیں ثابت قدم رکھ۔

خندق کی کھدائی میں بڑے چٹان والی روایت کا تذکرہ:

الازہریؒ نے خندق کھودنے کے وقت ایک بڑے چٹان آنے سے متعلقعمرو بن عوفؓ کی روایت ([12]) کا مفہوم لکھاہے کہعمرو بن عوفؓنقل کرتے ہیں کہ میں، حذیفہؓ، سلمانؓ، نعمان بن مقرن المزنیؓ دیگر چھ انصار اپنے حصہ کی چالیس گز خندق کھود رہے تھے کہ اس میں ایک بڑا چٹان آیا، اسے توڑنے کی ہم نے بہت کوشش کی مگر ناکام رہے۔ میں نے سلمانؓ سے کہا: آپ ﷺ کے پاس جاکر بتادو تاکہ جو ارشاد ہو اس پر عمل کیا جائے۔ سلمانؓ رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چٹان کے متعلق بتایا۔ سنتے ہی آپ ﷺ خود تشریف لائے، سلمانؓ کے ہاتھ سے کدال لی، اور اللہاکبر کی صدا کے ساتھ ضرب لگائی تو اس کا تیسرا حصہ ٹوٹ کر الگ ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر اعطیت مفاتیح الشام([13]) ترجمہ: مجھے شام کی چابیاں دی گئیں۔ دوسری ضرب پر روشنی ظاہر ہو کر تیسرا حصہ جدا ہو گیا۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: اللہ اکبر اعطیت مفاتیح الفارس ترجمہ: مجھے ملک ایران کی چابیاں دی گئیں۔ تیسری دفعہ ضرب لگائی تو باقی چٹان بھی ریزہ ہو گئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اکبر اعطیت مفاتیحالیمن ترجمہ: مجھے یمن کی چابیاں دی گئیں۔ لہذا رسول اللہؐ نے اپنی ضربوں سے نہ صرف چٹان کو ٹکڑے کیا بلکہ دنیا کی دو عظیم سلطنتوں روم اور ایران کے ممالک کی غلبہ اور فتح کی خوشخبری بھی اپنے اطاعت کرنے والوں کو سنادی۔

روم اور ایران پر غلبے کی بشارت رسول اللہؐ کی نبوت کی دلیل:

الازہریؒ نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہؐ کی ظاہری حالات کسی سے مخفی نہیں ہے۔اس طرح رسول اللہؐ کے لشکر کے لیے ساز وسامان اور خوراک کا کوئی انتظام نہتھا۔بے سروسامانی کے ان حالات میں دو عظیم سلطنتوں پر غلبہ اور فتح کی بشارت اللہ تعالیٰ کا رسول ہی دے سکتا ہے کیونکہ رسول اللہؐ کو یہ باتیں وحی کے طور پر بتائی گئیں۔

عمرؓ کا خلیفہ برحق ہونا:

الازہریؒ نے یہاں ایک قابل غور بات بیان کی ہے کہ آپ ﷺ نے یہ خوشخبری دی تھی کہ مجھے ان ملکوں کی چابیاں دی گئی ہیں۔یہ سلطنتیں عمرؓ کے دور خلافت میں مسلمانوں کے قبضے میں آئیں اور آپ ﷺ کی یہ خوشخبری پوری ہوئی۔اس طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ عمرؓ رسول اللہؐ کے خلیفہ برحق تھے۔اسی لیے جو ممالک عمرؓ کی دور خلافت میں فتح ہونے والے تھے رسول اللہؐ نے ان کو اپنی طرف منسوب کیا اگر آپؓ خلیفہ برحق نہ ہوتے بلکہ ظالم اور غاصب ہوتے جس طرح بعض کم عقل لوگوں کا خیال ہے تو پھر اس خوشخبری کا کوئی مقام نہیں ہوتا کیونکہ اپنوں کی فتوحات اور کارناموں کو اپنی طرف منسوب کیا جاتا ہے مخالفین کی نہیں۔اللہ تعالیٰ نے جن ملکوں کی فتح کرنے کا وعدہ اپنے نبی ﷺ سے کیا تھا۔ان کو دور خلافت عمرؓ میں پورا ہونا آپؓ کے خلیفہ برحق ہونے کی واضح دلیل ہے کہ کسی عقل سلیم شخص کو دوسری دلیل کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔

بڑے چٹان والی روایت کتبِ شیعہ میں:

الازہریؒ لکھتے ہیں: خندق کھودنے کے دوران بڑے چٹان آنے کی روایت شیعوں کی حدیث کی کتابوں میں بھی موجود ہے۔جس سے خلفائے راشدین کی خلافت کی حقانیت معلوم ہوتی ہے۔لکھتے ہیں کہ عوام کے فائدے کے لیے شیعہ کتب کی روایت کو نقل کرتا ہوں کہ شاید اللہ پاک اپنے نبیؐ کی برکت سے کسی کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔عن ابی عبداللہ قال لما حضر رسول اللہ ﷺ الخندق مروا بکدیة فتناول النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم المعول من ید امیر المومنین او من ید سلمان فضرب بها ضربة فتفرقت بثلاث فرق-قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلمفتح علی فی ضربتی هذه کنوز کسری وقیصر[14]۔امام جعفر صادقؒ نے فرمایا: جب رسول اللہؐ نے خندق کھودنے کا حکم دیا تو ایک چٹان آگئی۔رسول اللہؐ نے امیر المؤمنین یا سلمانؓ سے کدال پکڑی اور اس چٹان پر ضرب لگائی۔اس کے تین ٹکڑے ہوگئے۔رسول اللہؐ نے فرمایا: میری اس ضرب سے میرے لیے کسریٰ اور قیصر کے خزانے فتح ہوگئے ہیں۔

خندق سے کفار کے لشکر کی پریشانی:

رسول اللہؐ اور صحابہؓ کے دن رات محنت کی وجہ سے پانچ گز چوڑی اور پانچ گز گہری خندق کی کھدائی مکمل ہوئی۔رسول اللہؐ نے تین ہزار فوج کو دشمن کے آنے سے پہلے موزوں مقامات پر خیمہ زن کیا۔کفار کا لشکر ایک طوفان کی شکل میں آگے بڑھا۔ان کے گمان کے مطابق حملہ کرکے مدینہ کو ختم کرنا ہے۔جب کفار خندق کے پاس پہنچ گئے اور اتنی چوڑی اور گہری خندق دیکھا تو پریشان ہوگئے۔مجبوراً خندق کے دوسری جانب اپنے خیمے نصب کئے اور مسلمانوں کو محاصرہ کیا اور حملہ کے لیے مناسب وقت کا انتظار کرنے لگے۔ایک دفعہ ابو جہل کا بیٹا عکرمہ اپنے چند ساتھیوں سمیت گھوڑوں پر سوار ہو کر خندق پار کرنے کی کوشش کی لیکن علیؓ نے ان کا کام تمام کردیا۔اس واقعہ کے بعد ایک ماہ کے محاصرہ میں پھر کسی کو حملہ کی جرأت نہ ہوئی۔یہ سب ہنگامے بنی نضیر (یہودیوں) کی سازشوں سے رونما ہوئے۔

غزوہ احزاب میں بنی قریظہ کا کردار:

الازہریؒ نے اپنی تفسیر میں غزوہ احزاب میں قبیلہ بنی قریظہ کے کردار کے متعلق لکھا ہے کہ قبیلہ بنی قریظہ کی سردار کا نام کعب بن اسد القرظی تھا۔ یہود کا یہ قبیلہ رسول اللہؐ کے ساتھ کی گئی معاہدہ کی پوری طرح پابندی کر رہے تھے۔ ایک دن بنی نضیر کا رئیس حیی بنی قریظہ کے سردار کعب کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے گیا۔ کعب کو پتہ چلا تو اس نے قلعہ کا دروازہ بند کر کے ملنے سے انکار کیا۔ حیی نے کہا: اے کعب! دروازہ کھولو۔ کعب نے کہا: تم بدبخت ہو اور ضرور مجھے کسی بلا میں مبتلا کرو گے۔ حیی نے اسے مختلف طعنے دیئے تو بادل نخواستہ دروازہ کھول دیا۔ حیی نے اپنے ساتھ ملانے کی پوری کوشش کی۔ کعب نے انکار کیا کہ رسول اللہؐ سے ہمارا دوستی کا معاہدہ ہے اور ان کی طرف سے آج تک معمولی خلاف ورزی بھی نہیں ہوئی۔ میں اس معاہدہ کو توڑنا نہیں چاہتا لیکن حیی اس کو وعدہ توڑنے پر آمادہ کرتے رہے یہاں تک کہ وہ اسے مسلمانوں کے ساتھ معاہدے توڑنے پر قائل کر لیا۔

بنی قریظہ کی عہد شکنی کی تصدیق:

رسول اللہؐ کو جب بنی قریظہ کی عہد شکنی کا پتہ چلا تو تصدیق کے لیے قبیلہ اوس کے سردار سعدؓ اور خزرج کے رئیس سعد بن عبادہؓ کو چند آدمیوں کے ساتھ بنی قریظہ کے پاس بھیجا اور فرمایا: یہ خبر اگر غلط ہو تو بھرے مجمع میں آکر بتا دینا لیکن اگر ٹھیک ہو تو اشارہ سے بتانا ایسا نہ ہو کہ اس سے مسلمانوں کے حوصلے کمزور ہو جائیں۔ جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ جنگ کی تیاریاں زور شور سے ہو رہی تھیں۔ تلواریں اور تیر کمان سے نکال کر تقسیم کی جا رہی تھیں۔ انہوں نے کعب سے بات کرنا چاہی اور اسے سمجھانا چاہا لیکن وہاں نیتوں میں فتور پیدا ہو چکا تھا اور وہ بات سننے کے لیے تیار نہ تھے۔ بنی قریظہ نے صاف کہہ دیا کہ ہمارے اور محمدؐ کے درمیان کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ وفد واپس ہوا اور آپ ﷺ عہد شکنی کی اطلاع اشارے سے دی۔

رسول اللہؐ کی حکمت عملی:

الازہریؒ نے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے کفار کی اتحاد اور اجتماعیت کو دیکھ کر اپنی حکمت عملی طے کی۔ رسول اللہؐ نے بنی غطفان کے سردار اور ابو الحارث بن عمرو سے کو پیشکش کی کہ محاصرہ ختم کرنے کی صورت میں مدینہ کے کھجوروں کا تیسرا حصہ تمہیں دیں گے۔ یہ لوگ اس پر راضی ہوئے۔ رسول اللہؐ نے یہ فیصلہ صرف امن اور سلامتی کی خاطر کیا۔ ان صبر آزما مشکلات میں مسلمانوں کے صبر واستقامت کا مظاہرہ دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی نصرت نمودار ہوئی۔

نعیم بن مسعودؓ کے ایمان کا واقعہ:

الازہریؒ نے لکھا ہے کہ بنی غطفان کا ایک نوجوان نعیم بن مسعودؓ رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہا: اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو ایمان سے منور کر دیا ہے۔ اے اللہ کے رسول! میرے ایمان کے متعلق کسی کو نہ بتائیں اور میرے لائق جو خدمت ہو تو میں حاضر ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اکیلے ہو کر کچھ نہیں کیا جا سکتا البتہ دشمن کے مابین اختلافات پیدا کر کے تم ہماری مدد کر سکتے ہو۔ الحرب خدعته[15] لڑائی میں ایسی تدبیر جائز ہے۔ بنو قریظہ کے ساتھ نعیم بن مسعودؓ کے گہرے تعلقات تھے۔ وہ ان کے پاس گیا اور کہا کہ میری دلی محبت اور تعلقات جو تمہارے ساتھ ہیں، وہ تم جانتے ہو۔ انہوں نے کہا: بے شک۔ آپ بااعتماد آدمی ہو۔ اس کے بعد اس نے بڑے رازدارانہ انداز میں بتایا کہ غطفان اور قریش دونوں مدینہ پر حملہ کے لیے آئے ہیں اور رسول اللہؐ سے تم نے دوستانہ معاہدہ توڑ کر ان کی امداد کا اعلان کر دیا ہے لیکن تمہاری اور ان کی حالت ایک جیسی نہیں کیونکہ آپ یہاں رہتے ہو، تمہارے اہل وعیال اور بچے، زمین اور مکان سب یہاں موجود ہیں تم کسی حالت میں ان کو چھوڑ کر یہاں سے نہیں جا سکتے لیکن

قریش کے اہل و عیال اور زمیں یہاں سے بہت دور علاقے میں محفوظ ہیں۔اگر ان لوگوں کو تھوڑا موقع ملا تو وہ مسلمانوں پر حملہ کریں گے اور کامیابی کی شکل میں ان کی ہر چیز پر قبضہ کرلیں گے بصورت دیگر وہ یہاں سے واپس چلے جائیں گے اور تمہیں یہاں اکیلے چھوڑ دیں گے۔ذرا سوچو! تم اکیلے مسلمانوں کا مقابلہ کرسکتے ہو؟ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ تم جنگ سے پہلے بطور ضمانت ان کے چند لوگ بطور رہن رکھ لو تاکہ ہمیں یقین ہوجائے کہ تم کسی حال میں ہم کو مسلمانوں کے رحم پر نہیں چھوڑوگے۔بنی قریظہ نعیم کی باتوں سے متاثر ہوکر کہنے لگے کہ تم نے بہترین مشورہ دیا۔نعیمؓ وہاں سے نکل کر قریش کے پاس گیا اور ابوسفیان اور قریشیوں کے دوسرے سرداروں سے ملا اور انہیں بتایا: ہمارے اور تمہارے درمیان اچھے تعلقات ہیں اور پیغمبر اسلام سے مجھے جو دشمنی ہے وہ بھی تم کو معلوم ہے۔مجھے ایک اطلاع ملی ہے۔دوستی اور محبت کی بنیاد پر میں تمہیں اطلاع دیتا ہوں لیکن یہ راز کسی کو نہ بتانا۔نعیمؓ بولا کہ تمہیں معلوم ہے کہ بنو قریظہ اور رسول اللہؐ کے درمیان میں دوستانہ معاہدہ تھا جو انہوں نے توڑا اور تمہارے ساتھ مل گئے۔اب قریظہ اس عہد شکنی پر بڑے پچھتارہے ہیں۔انہوں نے پھر رسول اللہؐ کے ساتھ معاہدہ کی تجدید کے لیے کوشش شروع کردی ہیں۔بنی قریظہ نے رسول اللہؐ کو بتایا ہے کہ ہم اپنی وفاداری کے اظہار کے لیے قریش اور غطفان کے چند آدمیوں کو بلا کر آپکو پیش کرتے ہیں۔آپ انہیں قتل کردیں پھر ہم آپ کے ساتھ ہم مل کر کفار پر حملہ کرکے انہیں ماردیں گے۔رسول اللہؐ نے ان کی یہ تجویز قبول کرلی ہے اگر بنی قریظہ تم سے بطور رہن کچھ آدمیوں کو مانگے تو ہوشیار رہو، ایک فرد بھی نہ دیں۔اس طرح باتیں اس نے بنی غطفان کے سرداروں پاس جاکر بتائی۔

نعیم بن مسعودؓ کی چال کا اثر:

الازہریؒ لکھتے ہیں کہ اتفاق کی بات ہے کہ ہفتہ کی رات کو ابوسفیان نے عکرمہ بن ابی جہل اور ورقہ بن غطفان کو اور کئی دوسرے سرداروں کو یہود کے پاس بھیجا کہ ہم یہاں نہیں ٹھہر سکتے کیونکہ حالت سفر میں ہمارے جانور ہلاک ہورہے ہیں اور ہم پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔محاصرہ کو مختصر کرکے کوئی فیصلہ کن قدم اٹھانا چاہیے۔کل ہم سامنے اور تم پیچھے سے مسلمانوں پر حملہ کرو تاکہ فیصلہ ہوکر ہم اپنے گھروں کو واپس ہوجائیں۔بنی قریظہ نے جواب دیا: کل ہفتہ ہے اور ہم ہفتہ کے دن کوئی کام نہیں کرتے۔دوسرا اہم مسلمانوں سے خطرہ مول لینے سے پہلے یہ یقین کرنا چاہتے کہ تم کسی وقت ہم کو بے یارو مددگار چھوڑ کر نہیں جاؤگے اور ہم کو تب یقین آئے گا جب تم کئی آدمیوں کو ہمارے پاس بطور رہن بھیج دو اگر تم کو یہ شرط قبول نہیں تو پھر ہم رسول اللہؐ کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے۔کل تم اپنی گھروں کو چلے جاؤگے اور ہم یہاں سے بھاگ کر کس جگہ سر چھپائیں گے۔جب وفد نے بنی قریظہ کی باتیں ابوسفیان کو بتائی تو اس نے کہا: بخدا نعیم کی خبر صحیح تھی۔ابوسفیان نے ان کی اس شرط سے انکار کردیا۔اس طرح بنی قریظہ کو یقین ہوگیا کہ نعیم نے جو مشورہ دیا تھا وہ درست تھا۔بہر حال اللہ تعالیٰ نے ایسے حالات پیدا کیں کہ وہ ایک دوسرے سے بدظن ہوگئے اور اسلام کے خلاف ان کا اتحاد ختم ہوگیا۔ابوسفیان جو اس ساری شرارت کا سرغنہ تھا، اپنے اونٹ پر سوار ہوکر کہا کہ میں تو جا رہا ہوں تم بھی کوچ کرو۔قریش اور بنی غطفان نے جب اپنے کمانڈر کی بزدلی دیکھی تو بھاگنے میں اپنی عافیت سمجھی۔حذیفہؓ نے ابوسفیان اور اس کے فوج کے بھاگنے کا حال رسول اللہؐ کے سامنے ذکر کیا تو آپ ﷺ خوشی سے ہنس پڑے۔مسلمان صبح بیدار ہوئے تو مدینہ کفار سے خالی ہوچکا تھا۔

آندھی اور طوفان کے متعلق ابن کثیرؒ کا قول:

الازہریؒ نے غزوہ خندق کے موقع پر آندھی اور طوفان کے بارے میں ابن کثیرؒ کا یہ قول نقل کیا ہے[16] کہ اگر رسول اللہؐ کو اللہ تعالیٰ نے ساری عالم کے لیے رحمت[17] بناکر نہ بھیجا ہوتا تو یہ آندھی اور طوفان کفار کے فوج کو ختم اور ہلاک کردیتی۔رسول اللہؐ کی رحمتِ شان کی وجہ سے کفار کو بھی عذاب الٰہی سے نجات ملی۔

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کے انعامات:

اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر انعامات اور احسانات ہوئے کہ اے مسلمانوں! تم اللہ پاک کے ان انعامات کو فراموش کرتے ہو جو اس نے تم پر خندق یا احزاب کے موقع پر کیں جب عرب کے تمام قبائل ایک بڑے لشکر کی شکل میں تم پر حملہ آور ہوئے۔ اس وقت تمہاری تعداد کم اور تمہاری مالی حالت خراب تھی۔ منافقین تمہیں تکالیف پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ بنو قریظہ کے یہود نے کفار کے ساتھ مل کر سازشیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان حالات میں تمہاری نصرت اور امداد کے لیے تیز آندھی اور طوفان بھیجے جس سے کفار میں خوف وہراس پھیلا اور وہ بھاگنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیجے جو اللہ اکبر کے نعرے لگاتے مگر کسی کو نظر نہ آتے۔ اس سے بھی کفار کے اوسان خطا ہوئے۔ لہٰذا مسلمانوں کو یاد دہانی کی جاتی ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت اور امداد تمہارے ساتھ نہ ہوتی تو آج تمہارا نام ونشان بھی نہ ملتا۔ یہ انعامات اور احسانات صرف ان مسلمانوں پر ہی نہیں جو اس دن غزوہ احزاب میں شامل تھے بلکہ قیامت تک آنے والے ہر مسلمان پر ہے۔ اس لیے سب مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ان انعامات اور احسانات کو ہمیشہ کے لیے یاد رکھیں اور اللہ تعالیٰ کے شکر میں کوتاہی نہ کریں اور اگر کبھی اس طرح کے حالات ان پر آجائے تو ناامید اور دل شکستہ نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ پر مکمل بھروسہ کر کے دشمنان اسلام کے خلاف مقابلہ کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ضرور مدد اور نصرت کریگا۔

انسان کی کوشش کا ثمرہ:

انسان کی ہر کوشش کا ثمرہ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت دیتا ہے۔ جس طرح مسلمانوں نے غزوہ احزاب میں سردی اور بھوک وپیاس کی مشکلات برداشت کر کے خندق کھود کر تیار کی۔ ایک مہینے تک کفار کے حملوں کے خوف میں مبتلا رہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حالات کو دیکھتا رہا۔ بندوں نے جب اللہ کی بندگی کا حق ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بدلے میں انہیں فتح مبین عطا کیا۔ ایک مخلص مسلمان کا حوصلہ اس بات سے بڑھتا ہے کہ اس کا خالق اس کی ہر کوشش کو دیکھ کر اس کا بدلہ دنیا وآخرت میں دیتا ہے۔

دونوں تفاسیر کے مباحث کا تقابل:

دونوں تفاسیر کے مباحث کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات سامنے آتی ہے کہ مولانا ادریس کاندھلویؒ نے غزوہ احزاب کا پس منظر ذکر نہیں کیا جبکہ الازہریؒ نے پس منظر بیان کی ہے۔ البتہ مولانا ادریس کاندھلویؒ نے غزوہ احزاب کا خلاصہ ذکر کیا ہے اور الازہریؒ نے ذکر نہیں کیا۔ مولانا ادریس کاندھلویؒ نے لکھا ہے کہ غزوہ احزاب ذکر کرنے سے منافقین اور کفار کے سوالوں کا جواب دینا مقصود ہے جبکہ الازہریؒ نے اس طرح کچھ ذکر نہیں کیا۔ الازہریؒ نے لکھا ہے بنو نضیر نے جلاوطنی کے بعد اسلام کے خلاف سازشیں شروع کیں اور اس کا تفصیلی ذکر کیا ہے جبکہ کاندھلویؒ نے اس پر بات نہیں کی۔ مولانا ادریس کاندھلویؒ نے لکھا ہے کہ غزوہ احزاب محمدؐ کی رسالت اور نبوت پر دلالت کرتی ہے جبکہ الازہریؒ نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ الازہریؒ نے لکھا ہے کہ خندق کھودنے کے دوران بڑے چٹان آنے کی روایت شیعہ کتب میں موجود ہے اور انہیں نقل بھی کیا ہے جبکہ کاندھلویؒ نے یہ ذکر نہیں کیا۔ مولانا ادریس کاندھلویؒ نے غزوہ احزاب کی حکمتیں بیان کی ہیں جبکہ الازہریؒ نے ایسا نہیں کیا البتہ الازہریؒ نے نبی کریم ﷺ کی حکمت عملی پر تفصیلی بات کی ہے اور کاندھلویؒ نے ایسا نہیں کیا۔

مولانا ادریس کاندھلویؒ نے غزوہ احزاب کی انجام اور نتائج ذکر کئے ہیں جبکہ الازہریؒ نے نہیں کئے۔ الازہریؒ نے لکھا ہے کہ کفار کے مقابلے کے لئے آپ ﷺ نے صحابہؓ سے مشاورت کی اور اس کی تفصیلات لکھی ہیں تاہم کاندھلویؒ نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔ اسی طرح اس واقعہ کو نقل کرتے ہوئے الازہریؒ نے انسؓ کی ایک صحیح روایت کو نقل کی ہے جبکہ کاندھلویؒ نے نقل نہیں کی۔ البتہ کاندھلویؒ نے حذیفہؓ کا قول نقل کیا ہے اور

یہی روایت الازہریؒ نے نقل نہیں کی۔ الازہریؒ نے لکھا ہے کہ غزوہ احزاب کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے عبد اللہ بن رواحہؓ کے اشعار پڑھے جبکہ کاندھلویؒ نے ذکر نہیں کی۔ خندق کی کھدائی کے دوران بڑے چٹان کے بارے میں عمرو بن عوفؓ کی روایت الازہریؒ نے نقل کی ہے جبکہ کاندھلویؒ نے ذکر نہیں کیا۔

اسی طرح الازہریؒ نے روم اور ایران پر غلبہ اور فتح کی بشارت رسول اللہؐ کی نبوت کی واضح دلیل قرار دی جبکہ یہ بات کاندھلویؒ نے ذکر نہیں کی۔ الازہریؒ نے عمرؓ کی خلافت کو برحق قرار دیا ہے لیکن کاندھلویؒ نے اس کے متعلق کوئی بات نہیں کی۔ الازہریؒ نے غزوہ احزاب میں یہودی قبیلہ بنی قریظہ کا کردار اوران کی عہد شکنی کا ذکر کیا ہے جبکہ کاندھلویؒ نے نہیں کیا۔ الازہریؒ نے غزوہ احزاب کے موقع پر نعیم بن مسعودؓ کے ایمان لانے اور جنگی چال کے متعلق جابر بن عبد اللہؓ کی روایت ذکر کی ہے جبکہ کاندھلویؒ نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

الازہریؒ نے غزوہ احزاب کے موقع پر آندھی اور طوفان کے بارے میں ابن کثیرؒ کا قول نقل کیا ہے جبکہ کاندھلویؒ نے نہیں کیا۔ الازہریؒ نے غزوہ احزاب میں مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کی انعامات اور احسانات کا تذکرہ کیا ہے لیکن کاندھلویؒ نے اس کا تذکرہ نہیں کیا۔

مسائل سیرت:

غزوہ احزاب کے مباحث میں کچھ مسائل سیرت بھی مذکورہ ہیں مثلاً: غزوہ احزاب میں مسلمانوں پر کئی انعامات کا تذکرہ ہے۔ مثلاً:

آپ ﷺ کے کئی معجزات کا ظہور ہو یعنی خندق کی کھدائی کا جو سلمانؓ اور اس کے ساتھیوں کے سپرد تھا، اس میں ایک بڑا چٹان نکل آیا۔ کوشش کے باوجود نہ توڑ سکے۔ بعض ساتھیوں نے سلمانؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے کھینچے ہوئے لائن کی بجائے ذراہٹ کر خندق کھودیں تو وہ متفق نہ ہوئے لہٰذا رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی گئی اور آپ نے حل نکال دیا۔ اسی طرح چٹان توڑنے کے دوران نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے فارس، روم اور یمن کی چابیاں دی گئیں۔

حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورے سے خندق کھودا جانا عربوں میں ایک نیا تجربہ تھا پھر جنگی تدبیر کے طور پر ایک قلیل وقت میں اتنی لمبی اور گہری خندق کھودنا مسلمانوں کا بڑا کارنامہ تھا۔

ہجرتِ مدینہ کے فوراً بعد سیاسی بصیرت کے طور پر نبی کریم ﷺ نے میثاقِ مدینہ کرایا جس میں یہودی قبائل ایک اہم فریق تھا۔ بنو قریظہ سے معاہدہ، پھر ان کی طرف سے عہد شکنی اور اسی تناظر میں اقدامات کرنا سیرت النبی ﷺ کا ایک اہم جز ہے۔

بنی غطفان کے ساتھ کھجوروں کے فصل پر معاملات طے کرنا کہ وہ قریش کا ساتھ چھوڑ دی، بھی رسول اللہ ﷺ کی بصیرت تھی اور یہ پورا واقعہ مسائل سیرت میں سے ہے۔

بنو عطفان کے نوجوان نعیم بن مسعودؓ نے اسلام قبول کی اور کفار میں نبی کریم ﷺ کے مشورے سے جنگی چال کے طور پر پھوٹ ڈال دی۔ جس سے کفار اپنی تدبیر میں ناکام ہو کر مدینہ سے واپس چلے گئے۔

خلاصہ بحث:

تفسیر معارف القرآن اور تفسیر ضیاء القرآن دونوں متداول تفاسیر ہیں۔ ان کے مفسرین نے اپنی تفسیر میں مختلف واقعات سیرت کا تذکرہ کیا ہے جن میں سے ایک غزوہ احزاب بھی ہے۔ مفسرین نے اپنے اپنے انداز میں اس واقعے کو بیان کیا ہے مثلاً: نبی ﷺ نے یہودی قبیلہ بنی نضیر کو مدینہ سے ان کی اسلام کے خلاف سازشوں کی وجہ سے جلاوطن کیا تھا۔ انہوں نے پانچ ہجری میں قبائل عرب کو اکسا کر جمع کیا اور دس بارہ ہزار آدمیوں کی فوج نے مدینہ پر چڑھائی کی۔ یہود ہی کی وجہ سے یہ عربوں کی تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ تمام قبائل عرب اسلام کے خلاف متحد ہو کر سامنے

آئے۔ عربوں کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ایک فارسی شخص پر عمل کرکے رسول اللہؐ نے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی اور تین ہزار آدمیوں کے لشکر سے کفار کا مقابلہ کیا۔ تقریباً ایک ماہ کے قریب مدینہ کے اردگرد کفار کا محاصرہ رہا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے ایک طوفان سے سب کفار کو منتشر کردیا چونکہ اس غزوہ میں عرب کے بہت سے گروہ جمع ہوکر آئے تھے اور خندق بھی کھودی تھی اس لیے اس کا نام غزوہ احزاب اور خندق پڑی۔ اس واقعے میں رسول اللہؐ اور مسلمانوں پر مختلف آزمائشیں آئیں لیکن انہوں نے مقابلہ کرکے قیامت تک آنے والے مسلمانوں کے لیے ایک نمونہ چھوڑا جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا۔

حواشی وحوالہ جات:

---

[1]۔ سورۃ السجدہ: 28

[2]۔ ایضا

[3]۔ آلوسیؒ، ابوالفضل محمود، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والمثانی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ/1995ء، سورۃ الاحزاب: 10، ج21، ص139

[4]۔ الشوکانیؒ، محمد بن علی، فتح القدیر الجامع بین فنی الروایہ والدرایہ من علم التفسیر، دارالفکر، بیروت، 1150ھ/1210ء، ج6، ص27۔ اس قول کو ابن جریرؒ، ابن ابی حاتمؒ، اور بیہقیؒ نے دلائل النبوی میں ابن عباسؓ سے إِذْ جاءَتْكُمْ جُنُودٌ کے ذیل میں ذکر کیا ہے۔ بحوالہ مذکورہ.

[5]۔ سورۃ الاحزاب: 25

6۔ امام بخاریؒ نے مکمل روایت اس طرح نقل کیا ہے کہ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي اسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا۔ امام بخاریؒ، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دارالفکر، بیروت، 1212ھ/1992ء، ج 5، ص110، رقم الحدیث: 4109

7۔ امام بخاریؒ نے مکمل روایت اس طرح نقل کیا ہے کہ حَدَّثَنَا ابُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبِي إِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا۔ صحیح بخاری، ج5، ص110، رقم الحدیث: 4109

[8]۔ امام بخاریؒ نے مکمل روایت اس طرح نقل کیا ہے کہ حدثنا عبد الله بن محمد حدثنا معاوية بن عمرو حدثنا ابو إسحاق عن حميد قال سمعت انسا ﷺ يقول: خرج رسول الله صلى الله عليه و سلم إلى الخندق فاذا المهاجرون والأنصار يحفرون في غداة باردة فلم يكن لهم عبيد يعملون ذلك لهم فلما رأى ما بهم من النصب والجوع قال اللهم إن العيش عيش الآخره فاغفر للأنصاروالمهاجره- فقالوا مجيبين له نحن الذين بايعوا محمدا على الجهاد ما بقينا أبدا- صحیح بخاری، ج4، ص25، رقم الحدیث: 2679

[9]۔ بحوالہ مذکورہ سابقہ

[10]۔ ایضا

[11]۔ امام بخاریؒ نے ان اشعار اور روایت کو اس طرح نقل کیا ہے کہ حدثنا مسدد حدثنا ابو الاحوص حدثنا ابو إسحاق عن البراء ﷺ قال: رايت النبي صلى الله عليه و سلم يوم الخندق وهو ينقل التراب حتى وارى التراب شعر صدره وكان رجلا كثير الشعر وهو يرتجز برجز عبد الله بن رواحة اللهم لولا انت ما اهتدينا ولا تصدقنا ولا صلينا فانزلن سكينة علينا وثبت اقدامنا ان لاقينا - صحیح بخاری، ج3، ص1103، رقم الحدیث: 2870

12۔ عمرو بن عوفؓ سے روایت ہے کہ ان رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لما خطّ الخَنْدَق عَام الْأَحْزَاب وَقطع لكل عشرَة ارْبَعِينَ ذِرَاعا وَاخذُوا يحفرون خرج من بطن الخَنْدَق صَخْرَة كَالتَّلِّ الْعَظِيم لم يعْمل فِيهَا المعاول فوجهوا سلمَان الى رَسُول الله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخبرهُ فَاخذ الْمعول من سلمَان یہ الفاظ اس طرح بھی آیا ہے کہ قَالَ عَمْرو بنعَوْف: فَكنت انا وسلمان وَحُذَيْفَة والنعمان بن مقرن، وَسِتَّة نفر من الْأَنْصَار فِي ارْبَعِينَ ذِرَاعا ، فَذكره مطولا. اس

روایت کے سند کو المناویؒ نے وَاسْنَادہ حسن کہا ہے۔ الاصبہانیؒ، اسماعیل بن محمد، دلائل النبوۃ، دار طیبہ، الریاض، 1409ھ 1988 / ء، ج 2، ص 14؛ المناویؒ، زین الدین محمد، الفتح السماوی، دار العاصمہ، الریاض، 458ھ / 1065ء، ج 1، ص 350

13۔ الاصبہانی، دلائل النبوۃ، ج 2، ص 14

[14]۔ شیخ کلینی، کتاب الروضہ، مکتبہ الاسلامیہ، تہران ایران، 1421ھ / 2000ء، ج 2، ص 25

[15]۔ امام بخاریؒ نے اس روایت کے سند اور متن کو اس طرح نقل کیا ہے کہ حدثنا صدقة بنالفضل اخبرنا ابن عيينة عن عمرو سمع جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال: قال النبي صلى الله عليه و سلم الحرب خدعة ۔ صحیح بخاری، ج 3، ص 1102، رقم حدیث: 2866

[16]۔ ابن کثیرؒ، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1419ھ / 1999ء، سورۃ الاحزاب، 10، ج 6، ص 383

[17]۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ سورۃ الانبیاء: 108

مصادر و مراجع

1) القرآن الکریم

2) الاصبہانیؒ، اسماعیل بن محمد، دلائل النبوۃ، دار طیبہ، الریاض، 1409ھ 1988 / ء

3) آلوسیؒ، ابو الفضل محمود، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والمثانی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ / 1995ء

4) امام بخاریؒ، ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار الفکر، بیروت، 1212ھ / 1992ء

5) الشوکانیؒ، محمد بن علی، فتح القدیر الجامع بین فنی الروایہ والدرایہ من علم التفسیر، دار الفکر، بیروت، 1150ھ / 1210ء

6) شیخ کلینی، کتاب الروضہ، مکتبہ الاسلامیہ، تہران ایران، 1421ھ / 2000ء

7) قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، تفسیر مظہری، دار الفکر، بیروت، 1212ھ / 1992ء

8) المناویؒ، زین الدین محمد، الفتح السماوی، دار العاصمہ، الریاض، 458ھ / 1065ء